مقام اشاعت دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لیے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت با مقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دار الافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

آپ کا اپنا محبوب ترجمان ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور کا موجودہ شمارہ ''جمادی الاولیٰ، جمادی الآخر ۱۴۳۴ھ'' آپ کے پاس پہنچے گا تو انشاء تعالیٰ فقیر مدینہ منورہ کی پُر کیف فضاء میں آپ کے لئے دست بہ دعا ہوگا۔ آپ اپنے رسالہ کا بغور مطالعہ فرمایا کریں بلکہ احباب کو پڑھائیں اگر کہیں لفظی، علمی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اصلاح ہو۔

جگر گوشۂ حضور فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی

03006825931

نسبت کی برکت

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان لحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ

وَ عَلٰی اٰلِہٖ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ وَ عَلٰی اَصۡحَابِہٖ الۡمُھۡدِیِّیۡنَ وَ عَلٰی اَحِبَّائِہٖ الۡکَامِلِیۡنَ اَجۡمَعِیۡن

امـا بـعـد! جب سے تحریکِ وہابیت چلی شرک وبدعت کا فتویٰ پروان چڑھا کہ خواہ مخواہ کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کی عقیدت وعشق ومحبت کے متعلق مسئلہ کو شرک وبدعت پر فتویٰ جڑنا ہے ان میں ایک نسبت میں برکت کا مسئلہ بھی ہے کہ جونہی ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی ولی کامل سے منسوب شئے سے عقیدت کا اظہار کیا یا اس سے برکت حاصل کرنے کا کہا تو وہابی فتویٰ دے گا تم بدعتی ہو، تم مشرک ہوگئے ۔ فقیر اس مختصر مضمون میں ''نسبت کی برکت'' کے حوالے سے چند دلائل عرض کرتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۵ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ بروز یکشنبہ بہاولپور۔ پاکستان

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کی شان خود بیان فرمائی ۔ متعدد قرآنی آیات میں اولیاء کرام کی صفاتِ حمیدہ بیان فرمائی گئی ہیں۔

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۞ (پارہ ۱۱، سورہ یونس، آیت ۶۲)

سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

فـائـدہ :۔ محبوبانِ خدا کے متعلق نص قطعی سے واضح ہوا کہ وہ خوف وحزن سے مامون ومحفوظ ہیں تو جو ان کے دامن کو لپٹ جائے اُسے بھی امان وحفاظت ہوگی جسے ہم شفاعت سے تعبیر کرتے ہیں جیسا کہ شیخ سعدی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

شنیدم کہ در روز امید وبیم بداں رابہ نیکاں بہ بخشد کریم

یعنی میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن خداوند کریم بہت سے گناہگاروں کو نیکوں کی وجہ سے بخش دے گا۔

مسئلہ شفاعت حق ہے اس کے چونکہ وہابیہ منکر ہیں تو جب اصل کے منکر ہیں تو نسبت کا کیوں نہ انکار کریں اور ہم صرف شفاعت کی ہی اُمید میں ہیں ورنہ اعمال کا تو ہمارے پاس نام نہیں اگر کچھ (اعمال) ہیں تو ان پر بھروسہ نہیں۔ بھروسہ ہے تو اللہ کریم کے فضل وکرم پر اور محبوبانِ خدا کی شفاعت پر اور بس۔ اسی بھروسہ پر ہم نسبت کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس پر بھروسہ کر کے خود کو منسوب کرتے ہیں قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی، اُویسی وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝ (پارہ ۲۵، سورۃ الزخرف، آیت ۶۷)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

فائدہ :۔ اس آیت میں ''متقین'' یعنی اولیاء اللہ کی دوستی اور نسبت کا فائدہ بتایا گیا ہے کہ قیامت میں ان کی دوستی اور نسبت کام دے گی۔

اولیاء کرام مظہرذاتِ خداہیں :۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا پیغام ارشاد فرماتے ہیں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِی یُبْصِرُ بِهٖ، وَیَدَهُ الَّتِی یَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِی یَمْشِی بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّهٗ۔

(صحیح البخاری، باب کیف کان بدء الوحی الخ، جلد۲ صفحہ ۹۶۳ قدیمی کتب خانہ کراچی)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ارشاد ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی تو میرا اُس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے اور میرا تقرب (اعمال میں سے) کسی ایسے عمل کے ذریعے حاصل نہیں کرتا جو میرے نزدیک ان اعمال سے زیادہ مقبول ہوں جو میں نے اس پر فرض کئے ہیں اور میرا وہ بندہ جسے ادائیگی فرائض کے ذریعے میرا تقرب حاصل ہے میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی (قرب) چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے پھر جب میں اُسے دوست رکھتا ہوں تو میں اُس کا وہ کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی وہ آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اُس کا وہ ہاتھ جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے اور اُس کا وہ پاؤں جس سے چلتا ہے۔

زمین وآسمان میں نداء ہوتی ہے کہ فلاں بندہ میرا محبوب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب اذا احب اللہ عبدا حببہ لعبادہ، حدیث ۲۶۳۷ جلد ۴ صفحہ ۲۰۳۰)

یعنی حضرت ابو ہریرہ سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو اور آسمان والے بھی اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اُس بندہ کے لئے زمین میں بھی قبولیت رکھی جاتی ہے یعنی زمین کے لوگ بھی اُس سے محبت کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ سے بغض (ناپسندیدگی) رکھتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تو بھی بغض رکھ جبرئیل بھی اُس سے بغض رکھتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ خداوند فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو اور آسمان والے بھی اُس سے بغض رکھتے ہیں اور پھر اُس کے لئے زمین میں بھی بغض رکھا جاتا ہے یعنی زمین والے بھی اُس سے بغض رکھتے ہیں۔

رسالہ ہذا کی کمپوزنگ کراچی کے ایک خادم اویسی نے کی اور مضامین کی ترتیب اور حوالہ جات کی تخریج کام محترم محمد نعمان اویسی ناظم اعلیٰ بزم فیضان اویسیہ نے کیا۔

جزاک اللہ خیر الجزاء

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض اویسی رضوی

اسلامی مساوات، بے حیائی کا انجامِ بد

یہ دونوں مضامین حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ کے غیر مطبوعہ مسودہ جات سے لئے گئے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلٰوة و السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ عَلٰى اَصْحَابِهِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ عَلٰى اَحِبَّائِهِ الْكَامِلِيْنَ اَجْمَعِيْن

اما بعد! یوں تو اسلامی مساوات کا ہر شخص دم بھرتا ہے لیکن حقیقی مساوات کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ یہ مساوات ملک کے سربراہوں یا افسروں کے لئے ہے بلکہ ہر انسان کے سر پر یہ فریضہ ہے خواہ حاکم ہے یا عام انسان، باپ ہے یا اُستاد، پیرومرشد ہے یا کوئی اور۔ فقیر اس رسالہ میں چند مثالیں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی اسلامی مساوات نصیب فرمائے۔ آمین۔

قرآن مجید میں مساوات کے درس کو نہایت خوبصورت انداز میں یوں بیان فرمایا گیا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ۔ (پارہ ۲۶، سورۂ الحجرات، آیت ۱۳)

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان سب بھائی بھائی ہیں کسی کو کسی دوسرے پر فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے ساتھ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر بھی کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے

تاریخ اسلام سے چند واقعات عرض کرتا ہوں غور فرمایئے گا جن سے معلوم ہو جائے گا کہ مساوات کسے کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں ان کی زِرہ (فوجی لباس) چوری ہوگئی چور کسی یہودی کے پاس بیچ گیا وہاں سے دستیاب ہوئی یہودی نے کہا میں نے خریدی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رضی اللہ عنہ کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا قاضی صاحب نے آپ سے زرہ کی شناخت کے لئے دو گواہ طلب کئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور اپنے خادم قنبر رضی اللہ عنہ کو بطورِ گواہ کے پیش کیا۔ قاضی نے دونوں کی گواہی مسترد کردی اور فرمایا کہ ایک تمہارا بیٹا ہے اور دوسرا خادم کوئی اور گواہ پیش کرو قاضی شریح رضی اللہ عنہ نے زرہ یہودی کو واپس کردی۔ یہ انصاف دیکھ کر یہودی مسلمان ہوگیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔ جبلہ غسان کا عیسائی بادشاہ مسلمان ہوگیا۔ خانہ کعبہ کے طواف میں اتفاق سے ایک بدوی کا پاؤں اُس کی چادر پر جاپڑا اُسے غصہ آیا اور اُس نے بدوی کو ایک تھپڑ رسید کردیا۔ بدوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں دعویٰ کردیا آپ نے جبلہ سے کہا تم نے کیوں ایسا کیا ہے؟ وہ کہنے لگا میں بادشاہ ہوں اور ایک بدوی ہے مگر آپ نے فیصلہ فرمایا جبلہ معافی مانگے اور بدوی معاف کردے ورنہ بدوی بھی جبلہ کو تھپڑ مارے اس پر جبلہ نے مہلت مانگی اور بھاگ گیا اور پھر مرتد ہوگیا مگر قانون نے شاہ اور گدا میں مساوات کا نمونہ دکھلا دیا۔

عملی مساوات :۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں منبر پر کھڑے ہوکر فرماتے ہیں سنو اور اطاعت کرو۔ ایک شخص سامعین میں سے اُٹھتا ہے اور پُر جوش بے خوف وخطر کہتا ہے نہ ہم آپ کی بات سننے کو تیار ہیں اور نہ ہم آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کے لئے مجبور ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کانپ اُٹھتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے برادرِ محترم! مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے جو آپ اس قدر برہم ہیں؟ جواب ملتا ہے کہ ابھی کل کی بات ہے کہ غنیمت کی دو چادروں میں سے ہر شخص کو ایک ہی ملی ہے اور تمہارے جسم پر کرتہ دو چادروں کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اس کا کیا مطلب؟ نہ آپ ہم پر حکومت کرنے کے قابل ہیں اور نہ ہی ہم پر آپ کی اطاعت وفرمانبرداری لازم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً ہی اپنے لڑکے عبداللہ کو حکم دیتے ہیں اُٹھو بیٹا! اپنے محترم بھائی کی غلط فہمی کو دور کردو چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُٹھ کر بیان کرتے ہیں کہ بھائی صاحب! ابا جان کا کرتہ ایک چادر سے نہیں بنتا تھا اس لئے میں نے اپنے حصہ کی چادر انہیں دے دی ہے۔ آپ ٹھیک فرماتے ہیں کرتہ دو ہی چادر کا بنا ہے۔ اس پر وہی شخص اُٹھ کر عرض کرتا ہے کہ آپ فرمائیے اب آپ کا ہر حکم ہمارے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

شاہانِ اسلام کی مساوات :۔ (۱) الحکم اسپین (Spain) کا بادشاہ تھا ۱۵۰ء میں تخت پر بیٹھا بڑا سخت مزاج تھا کسی کو اُس کے سامنے بولنے کی طاقت نہ تھی۔ اُس کے عہدِ حکومت میں جرأت وحق گوئی اور فیاضی بلکہ انصاف کا ایک بے نظیر واقعہ گزرا ہے۔ تاریخ اسپین میں تو بڑی تفصیل سے درج ہے مگر یہاں خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ الحکم کو ایک مرتبہ کسی جگہ بنگلہ بنانے کا خیال پیدا ہوا جو آب وہوا کے لحاظ سے تو بہت اچھی تھی لیکن ایک بیوہ عورت کے قبضہ میں تھی جو اپنی جھونپڑی بنا کر وہاں زندگی کے دن کاٹ رہی تھی۔ خلیفہ نے اُس کا مکان خریدنا چاہا مگر اس نے دینے سے انکار کردیا

آخر زبردستی وہ زمین لے لی گئی۔ بادشاہ نے وہاں ایک خوشنما بنگلہ تعمیر کرایا۔ عورت بیوہ تھی اور غریب تھی لیکن اسلام نے جو حقوقِ مساوات و آزادی کے عطا کئے تھے اُن سے آگاہ تھی۔ اس نے محکمہ قضا میں بادشاہ پر استغاثہ دائر کردیا اور قاضی سے کہا ایک غریب بیوہ کا مقابلہ بادشاہ سے ہے انصاف کی توقع کم ہے لیکن اگر تم آزادی اور جرأت اور اپنے اُن اختیارات سے جو تم کو حاصل ہیں انصاف کروگے تو میں کبھی اپنے حق سے محروم نہیں رہ سکتی۔

قاضی نے کہا اے بڑھیا! بے فکر میں عدل وانصاف کی کرسی پر بادشاہ اور ایک غریب عورت کو ایک ہی نظر سے دیکھوں گا۔ قاضی بادشاہ کی تند (سخت) مزاجی اور اس کی طبیعت کی تلخی سے واقف تھا۔ اس نے ضابطہ اور قانون کے ساتھ دوسری تدبیر سے بھی کام نکالنا چاہا چنانچہ جب بادشاہ اپنے بنگلہ اور محل کو ملاحظہ کررہا تھا اور باغات کو دیکھ رہا تھا قاضی ایک گدھا مع خالی بورے کے ہانکتا ہوا خلیفہ کے پاس لے گیا اور اس سے اجازت طلب کی کہ میں اس جگہ کی مٹی لینے آیا ہوں۔ خلیفہ نے اجازت دے دی جب قاضی نے بورا مٹی سے بھر لیا تو خلیفہ سے کہا مجھے تھوڑی سے مدد دیجئے کہ میں بورے کو گدھے پر رکھ لوں۔ خلیفہ قاضی کے تمسخر (مزاح) پر خوش ہوتا رہا بوجھ اُٹھانے میں اُس نے مدد کی لیکن بہت بھاری ہونے کی وجہ سے بورا اُٹھا نہ سکا۔

قاضی نے کہا جب آپ ایک بورے کا بوجھ دوسرے کی مدد سے بھی نہیں اُٹھا سکتے تو اس دن جب احکم الحاکمین ذرے ذرے کا حساب لے گا اور جب عدل وانصاف، گدا و بادشاہ اور فقیر وغنی سب کو ایک قطار میں کھڑا کردے گا اور جب گدڑی پوش (غریب) اپنے اعمالِ حسنہ کی وجہ سے ناانصاف بادشاہوں پر سبقت لے جائیں گے آپ بڑھیا کی ساری زمین کا بوجھ کس طرح اُٹھا سکیں گے اور جب قیامت کے دن وہ غریب بڑھیا جس کا مکان زبردستی چھین کر اور گرا کر آپ نے یہ محل تیار کرایا ہے خدا کی جناب میں (جو آہ مظلوم کی دادرسی کی خاطر اجابت وقبولیت کو استقبال اور پیشوائی کے لئے دور تک آگے روانہ کردیتی ہے) اپنا استغاثہ پیش کرے گی تو آپ وہاں کیا جواب دیں گے۔

خلیفہ الحکم قاضی کی تقریر سن کر کانپ اُٹھا اور اس کی حق گوئی اور جرأت کی تعریف کی اور چونکہ اس زمین پر جو اُس نے زبردستی حاصل کی تھی اب محل تیار ہو چکا تھا اس لئے بادشاہ نے وہ محل اور باغ مع تمام ساز وسامان جو لاکھوں روپے کی ملکیت کا تھا اُس غریب بڑھیا کو دے دیا جس سے وہ مالا مال ہوگئی۔ (حریتِ اسلام صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

شیر شاہ سوری :۔ شیر شاہ کا بیٹا عادل خاں شہزادہ ایک دفعہ ہاتھی پر سوار ہوکر آگرہ میں کسی کوچہ سے گزرا ایک ہندو کی بیوی اپنے مکان کے صحن میں برہنہ نہا رہی تھی۔ جب شہزادہ کی نظر اس پر پڑی تو اُس نے پان کا بیڑا ہاتھ میں لے کر اس کی طرف پھینکا اور اس سے آنکھیں ملاتا ہوا چلا گیا۔ عورت صاحبِ عصمت تھی اُسے شہزادہ کی اس حرکت سے سخت صدمہ

پہنچا اُس نے اپنے خاوند سے ذکر کیا جس نے کسی طرح یہ بات بادشاہ تک پہنچادی۔ بادشاہ نے معذرت بھی کی اور حکم دیا کہ اس عورت کا خاوند ہاتھی پر سوار ہو اور عادل خاں کی بیگم اُس کے سامنے آئے اور مستغیث (فریادی) پان کا بیڑا اپنے ہاتھ سے اُس پر مارے۔ وزراء اور امراء نے سفارش کی کہ شہزادے کا قصور معاف ہو بادشاہ نے کہا ''میری عدالت میں فرزند اور رعیت (رعایہ) برابر ہیں معافی دینا نہ دینا بقال کے اختیار میں ہے'' آخر بقال نے شہزادے کی معذرت قبول کی۔ (تاریخ حریتِ اسلام، صفحہ ۳۱۲)

اس طرح کی کئی مثالیں ہمیں تاریخِ اسلام میں ملتی ہیں۔

نوکروں اور غلاموں سے خلق محمدی کا برتاؤ:۔ خادموں اور غلاموں سے آپ ﷺ فیاضانہ سلوک کرتے تھے۔ خادموں کے متعلق بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آپ کا ارشاد ہے تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں اُن سے ایسے کام نہ لو جو اُن کی طاقت سے باہر ہوں جو خود کھاؤ اُن کو کھلاؤ اور جو خود پہنو ان کو پہناؤ۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ ایک غلام تھے حضور اکرم ﷺ نے نہ صرف اُن کو آزاد کردیا بلکہ اپنی پھوپھی کی بیٹی سیدہ زینب سے اُن کی شادی بھی کردی۔ بیٹوں سے زیادہ اُن سے محبت کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے ہمراہ جب وہ اُن کی آزادی کی خبر سن کر اُن کو لینے آئے تو جانے سے انکار کردیا۔

نسبت سے پیار:۔ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے عہدِ حکومت میں جب زید کی پوتی یعنی اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ کے پاس ایک کام کے لئے آئیں تو امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا اور خود ادب سے سامنے بیٹھ گئے اور اُن کی جو فرمائش تھی پوری کردی۔

حاتم طائی کی بیٹی:۔ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ تھی سامنے جنگ میں اسیر ہونے والی مشرک عورتوں کا جمگھٹا (مجمع) تھا۔ اُن کے آگے اُن کی سالار خاموشی کا مجسمہ بنی کھڑی تھی سب کی سب ارشادِ نبوی کی منتظر تھی۔ آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھا کر دیکھا اور حکم فرمایا سالار کے علاوہ سب کو حراست میں لے لیا جائے۔ سالار کا چہرہ ایک نامعلوم سی کیفیت سے تمتما (چمک) اُٹھا۔ معافی چاہتی ہوں حضور! اُس نے بارگاہ نبوی میں عرض کی سب کی نظر اُس کی طرف اُٹھیں یہ حاتم طائی کی بیٹی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''باپ کی عالی ہمتی پکار اُٹھی ہے'' اور تمام اسیر عورتیں آزاد کردی گئیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ۔ ۲۹ محرم ۱۴۲۲ھ

بے حیائی کا انجامِ بد

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بے حیائی کا اڈہ :۔ امریکہ اور جملہ یورپ کو نئی تہذیب کے دلدادہ لوگ اسی طرح سمجھتے ہیں جیسے غریب مسلمان مکہ و مدینہ کو اگر اُسے شام کو کہا جائے کہ آپ نے صبح کو یورپ جانا ہے تو شب بھر کروٹیں بدلتے گزارے گے اور صبح لیل پڑھتے پڑھتے بے چینی سے لمحات گنتا رہے گا۔

فقیر کو ایک تقریب میں ایک صاحب کے ساتھ ایک کمرہ میں بیٹھنے کا موقعہ ملا وہ تازہ تازہ یورپ سے واپس تشریف لائے تھے ہم نوالہ ہم پیالہ لوگوں کو یورپ کی باتیں آہیں بھر بھر کر سناتا اور اپنی یورپ کی ہر بات پر نازاں اور فرحاں وشاداں تھا جیسے ہمارے حجاج مدینہ و مکہ سے واپس آتے ہیں تو جیسے حرمین شریفین کے حالات سنانے کی کیفیت ہوتی ہے اُس سے بڑھ کر اُس کی کیفیت محسوس ہوتی تھی ممکن ہے میری یہ بات بعض احباب کو ناگوار گزرے لیکن حقیقت یہ ہے یورپ وامریکہ فحش و بے حیائی اور عریانی کا اڈہ ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہاں دنیا کی ریل پیل کی وجہ سے دنیوی زندگی کے جملہ اسباب میں آسائش اور آرام ہونگے لیکن مسلمان کے لئے اسلام کا اصلی جوہر وہاں معدوم (مٹایا گیا) نہیں تو کالعدم ضرور ہے اور ہمارا تجربہ ہے کہ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ جملہ محبوبانِ خدا کے خلاف گستاخی اور بے ادبی کے شوشے یورپ بالخصوص امریکہ سے ہی چھوڑے جاتے ہیں۔ اسلام اور سربراہانِ اسلام کے خلاف پلندے (منصوبے) یہودی لوگ یہاں بیٹھ کر تیار کرتے ہیں۔ عمیق النظر (گہری نظر) سے فقیر کی بات پر غور فرمائیں کہ کتنی تحریکیں اور کتنی کتابیں و رسالے لکھے گئے جس میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اکابرِ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت گھٹائی جانے کی کوشش کی اگرچہ وہ تاحال اپنے گندے عزائم میں کامیاب نہیں ہوسکے اور خدا کرے تاقیامت ناکام رہیں اور اسلام میں محبوبانِ خدا کی محبت و تعظیم بہترین سعادت اور ان سے عداوت اور توہین بدترین شقاوت (سنگ دلی) ہے سب سے پہلا کافر سب سے پہلے نبی کی بارگاہ میں سب سے پہلی گستاخی کرنے سے ہوا اور عزازیل (یعنی عزت والے بندے) سے شیطان ملعون اور ابلیس مکار بن گیا۔ اس کفر سے جو محفوظ رہے وہ خدا کے معصوم فرشتے تھے جنہوں نے خلیفۂ ربانی کی تعظیم سے سرتابی (نافرمانی) نہیں کی۔

مولانا روم علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا۔

از ادب پُرنور گشتہ است ایں فلک   و از ادب معصوم وپاک آمد ملک

یعنی ادب ہی کی وجہ سے آسمان پُر نور ہوا اور ادب ہی کی وجہ سے فرشتے معصوم و پاک ہیں۔

ظاہر ہے جب نبی کی گستاخی شیطانیت اور نبی کا گستاخ شیطان ہے تو سب سے بڑے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی سب سے بڑی شیطانیت اور ان کا گستاخ سب سے بڑا شیطان ہے۔

گستاخی:۔ یہ سب سے بڑی شیطانیت جن بد بخت ترین لوگوں کے حصے میں آئی ان میں ایک ولید بن مغیرہ بھی تھا اُس نے جب حضور نبی اکرم، رسولِ اعظم، جانِ عالم، شفیع معظم، سر بارِ ابد قرار، دولت مدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقلِ گرہ کشا (مشکل کشا) کا انکار کیا تو اس کا جواب خود محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ السلام نے نہیں بلکہ محبوب کو رفعت کی معراجِ کمال پر پہنچانے والے خدا نے دیا۔ آپ کے خلقِ عظیم کے ذکر کے بعد اُس بدنصیب گستاخ کے عیوب ونقائص بیان کرتے ہوئے فرمایا

وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ o هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ o مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ o عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ o

(پارہ ۲۹، سورۃ القلم، آیت ۱۰ تا ۱۳)

اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر اُدھر کی لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے روکنے والا، حد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خو اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

حرام زادہ:۔ روایت ہے کہ ولید بن مغیرہ کو ان تمام عیوب ونقائص کا اعتراف تھا البتہ اپنے بد اصل (حرامی) ہونے میں شک تھا چنانچہ اُس نے اپنی ماں سے اپنے "زَنِیْم" (حرامی) ہونے کی بابت دریافت کیا تو اُس نے صاف اقرار کرلیا (ہاں یہ الزام بھی درست ہے)

اس میں کوئی شک نہیں کہ عام مفسرین کے نزدیک یہ آیات ولید بن مغیرہ کا کردار ہی بیان کررہی ہے تاہم ان میں یہ اشارہ دوسروں کے لئے بھی موجود ہے کہ جو جس پائے کا گستاخِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اسی درجے کا حرام زادہ ہوگا۔ ہم عموماً کسی انسان کے حرامی وحلالی ہونے کا فیصلہ نہیں کرسکتے تاہم خدائے کریم وقہار نے حرامی کی یہ پہچان ضرور بتادی کہ وہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے گویا اس کی گستاخی شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہی نہیں کررہی بلکہ گستاخی کرنے والے کے "نسب" کا حال بھی بیان کررہی ہے۔

ترقی یافتہ ممالک کا بدترین حال:۔ ان ممالک میں ننگی عورتوں اور مردوں کو نہایت غلط انداز میں پیش کرکے فلمیں تیار کی جاتی ہیں، کتابیں شائع کی جاتی ہیں اور نہایت وسیع پیمانے پر اُن کی اشاعت ہوتی ہے۔ نائٹ کلبوں (Night clubs) میں برہنہ ڈانس (Dance) ہوتے ہیں، غسل خانوں میں کھلے بندوں عصمت فروشی ہوتی

ہے۔ ۱۹۷۷ء میں برمنگھم (Birmingham) کی ایک سرکاری لائبریری کی انچارج حسینہ عصمت فروشی کرتے ہوئے پکڑی گئی مگر اُسے عدالت نے سزا نہ دی اور اُس کے خاوند اور بال بچوں نے بھی اعتراض نہیں کیا۔

چند بے حیائیوں کا ذکر:۔ یورپ میں داشتہ (غیر منکوحہ عورت) رکھنے کی آزادی ہے۔ برطانیہ میں کئی لوگ شادی کے بغیر مل جل کر رہتے ہیں۔ اس ملک میں اب ''حرام زادہ'' کہنا گالی نہیں سمجھا جاتا۔ ریزے میکڈانلڈ (Reze McDonald) اور امریکہ کے صدر فورڈ (Ford) اپنے اصلی باپ کی اولاد نہیں تھے۔ برطانیہ میں جو عورتیں شادی کے بغیر مردوں کے ساتھ رہتی ہیں انہیں ''کامن لا وائف'' (Common Law Wife) کہا جاتا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ سویڈن (Sweden) میں لاکھوں عورتیں شادی کے بغیر بچے پیدا کرتی ہیں، فرانس میں قانون عصمت فروشی کے اڈے قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ان امور کی جب سربراہانِ ممالک ہی اجازتِ عام کردیں تو پھر اس سے خرابی اور بربادی ملک میں زیادہ نہ ہوگی تو کیا ہوگا۔

ہم جنسی کی بربادی اور اس کا بُرا انجام:۔ مغربی یورپ اور امریکہ میں باہمی رضامندی سے ہم جنسی کی اجازت ہے۔ مرد مرد آپس میں برا فعل کر لیتے ہیں۔ برطانیہ میں اس قسم کی شادیاں ایک چرچ (Church) رجسٹر کرتا ہے اس ملک میں ایک اخبار شائع ہوتا ہے جو ہم جنسی کا پرچار کرتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر اور مینیجر نے آپس میں شادی کر رکھی ہے، ہم جنسی کے حامی اپنی سالانہ کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں۔ لندن میں ینگ کاؤنٹی کونسل (Young County Council) کا ایک لیبر ممبر ہم جنسی کا پرچار کرتا ہے۔ کونسل نے ہم جنسی کے علمبرداروں کے لئے ایک تفریحی مرکز قائم کر رکھا ہے۔ اس کونسل کے اسکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں میں ہم جنسی کی وکالت کی جاتی ہے۔ دو سال ہوئے اس کے خلاف آواز اُٹھی مگر ٹوری پارٹی (Tory Party) کی کسی نے نہ سنی۔

۱۹۷۷ء میں ہم جنسی کے حامیوں نے ایک کانفرنس منعقد کی۔ فرانس کے ایک نام نہاد فلسفی نے ہم جنسی کو جائز قرار دیتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کو ملوث کردیا۔ اس پر شور مچا حکومت نے تنگ آکر مقدمہ چلایا اور ایک عدالت نے چند سو پونڈ جرمانہ کر کے معاملہ ختم کر دیا۔ بعد میں ٹرائسکی گروپ کے رہنما مسٹر طارق (مرحوم سر سکندر حیات کے بھتیجے) نے آزادیٔ تحریر کو سوال بنا کر ایک نظم بھی اپنے اخبار میں شائع کردی۔

حال ہی میں ایک غیر سرکاری سروے رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہم جنسی کی وباء تیزی سے بڑھ رہی ہے یہاں تک کہ والدین اپنے بیٹوں کو نفسانی خواہشات کا شکار بناتے ہیں۔ لبرل پارٹی (Liberal Party) کے لیڈر کو اسی الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اُس نے جس خوبصورت نوجوان سے جنسی تعلقات قائم کر رکھے تھے اُسے قتل کرنے کی سازش کی تھی ملزم

نے ہم جنسی کا اقرار کیا مگر قتل کی سازش کا الزام غلط قرار دیا اس پر اُسے رہا کر دیا گیا۔ گذشتہ ماہ ایک مشہور بیرسٹر (Barrister) کو اخباروں نے بے نقاب کیا اُس نے ڈیڑھ سو لڑکوں کو اپنی نفسانی خواہش کا شکار بنانے کے بعد انہیں ''جسم فروشی'' کے کاروبار میں داخل کر دیا۔ یورپ میں لڑکیاں لڑکیوں سے شادیاں کرتی ہیں۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً لندن امریکہ کی گندی وباء سے

ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے یا کچھ اور کہ یہ بجائے اسلامی شعار سے عشق کے یورپ امریکہ کا دلدادہ ہے اور اسے نئی تہذیب سے تعبیر کیا جاتا ہے مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میرا ملک یورپ وامریکہ کی تقلید میں ہم جنسی جیسی ذلیل اور گندی بیماری میں مبتلا نہ ہو جائے اسی لئے یہاں چند معروضات (گزارشات) عرض کر دوں۔

قطع نظر آخرت کے عذابِ شدید کے دنیا میں سوائے بربادی کے کچھ حاصل نہیں اس کے بیشمار واقعات ہیں۔ صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

قطب الدین عرف مبارک خان جو خلجی خاندان سے تعلق رکھتا تھا یہ بالکل نااہل تھا ایک نوخیز لڑکے کے حسن پر جو بہت خوبصورت تھا ایسا فریفتہ ہوا کہ دم بھر اُس کے بغیر نہ رہ سکتا تھا اُسے خسرو خان کا لقب دے کر وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر فائز کر رکھا تھا۔ مبارک شاہ کی بدمستی نے اور بھی بہت سے گل کھلائے امیروں وزیروں کے برابر میں طوائفوں، مراثیوں کو بلا کر بٹھاتا وہ اُن کا مذاق اڑاتیں اور ان پر پھبتیاں کستیں (یعنی مذاق اُڑاتیں)۔ خود دن رات شراب کے نشے میں غرق رہتا آخر اس کے محبوب لڑکے نے بغاوت کر کے اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

''پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا'' (خلاصۃ التواریخ، صفحہ ۲۸۸)

غیر صحابہ کرام کے لیے رضی اللہ عنہ کہنا کیسا؟

فقیر شب 11 ربیع الآخر شریف ۱۴۳۴ھ کو محترم خان عبدالستار خان کے ہاں جامع مسجد حمزہ بہاولپور میں گیارویں شریف کی تقریب میں تقریر کے لیے حاضر ہوا دورانِ تقریر سرکار شہنشاہ بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ فقیر نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولا بعدہٗ ایک صاحب معترض ہوئے کہ صحابہ کرام کے علاوہ کسی بزرگ کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال ٹھیک نہیں فقیر نے اُسے بہت سمجھایا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الاولیاء ہیں اُن کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولنے میں حرج نہیں مگر وہ بضد تھے کہ آپ کا کہنا ٹھیک نہ تھا فقیر نے چونکہ اپنے برادرِ طریقت حضرت حافظ فیاض احمد اُویسی (چک ۲۳ والے) کے آبائی گھر میں شریکِ تقریب ہونا تھا یہ کہہ کر کہ اس کی تحقیق فقیر عرض کرے گا۔ آج چند کتب کے مطالعہ کے بعد یہ جواب لکھا ہے۔

علماء متقدمین نے لکھا کہ "رضی اللہ عنہ" کا لفظ جس طرح صحابہ کرام کے لیے بولا جاتا ہے اس طرح دیگر اولیاء کاملین کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولنا جائز ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے فقہاء نے فرمایا ہے کہ صحابہ کرام کے لیے "رضی اللہ عنہ" اور مشائخ وعلماء کرام کے لیے "رحمۃ اللہ علیہ" یا "قدس سرہم" کے الفاظ استعمال کئے جائیں مگر اولیاء کاملین کے لیے "رضی اللہ عنہ" کہنے اور لکھنے کو جائز فرمایا ہے۔

صحابہ کرام کے لیے رضی اللہ عنہ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پارہ ۱۱، سورۂ توبہ، آیت ۱۰۰)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

اولیاء کرام کے لیے لفظ رضی اللہ عنہ کا استعمال رہا اولیا کاملین کے لیے "رضی اللہ عنہ" کا استعمال یہ بھی قرآن مجید سے ثابت ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

(پارہ ۳۰، سورۃ البینۃ، آیت ۷، ۸)

ان آیات کریمہ میں اہلِ ایمان صحابہ کرام اولیاء عظام کے لیے لفظ رضی اللہ عنہٗ کا استعمال فرمایا گیا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''رضی اللہ عنہٗ'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تو کہا ہی جائے گا ائمہ واولیائے وعلمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں کتاب مستطاب، بہجۃ الاسرار شریف وجملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی وغیرہ اکابر میں یہ شائع ذائع (عام) ہے۔

تنویر الابصار میں ہے

وَيُسْتَحَبُّ التَّرَضِّي لِلصَّحَابَةِ وَالتَّرَحُّمُ لِلتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَسَائِرِ الْأَخْيَارِ وَكَذَا يَجُوزُ عَكْسُهُ عَلَى الرَّاجِحِ

(درمختار شرح تنویر الابصار، مسائل شتیٰ، جلد ۲، صفحہ ۳۵۰، مطبع مجتبائی دھلی)

یعنی صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا یا لکھنا مستحب ہے تابعین اور بعد والے علماء کرام اور شرفاء کے لئے ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کہنا یا لکھنا مستحب ہے اوراس کا اُلٹ بھی راجح قول کی بناء پر جائز ہے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسروں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد ۲۳، رضا فاؤنڈیشن)

ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے علاوہ اولیاء کرام بالخصوص سید الاولیاء سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی کے لیے رضی اللہ عنہ کہنے، لکھنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔

فقط

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

۲۴ ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ شب خمیس بعد صلوٰۃ العشاء

اہلسنت کون؟

نیا جال لے کر آئے پرانے شکاری

آج کل الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا میں اہلسنت والجماعت کے نام سے ہڑتالیں اور دھرنے کی خبریں گشت کر رہی ہیں۔ فقیر سے بہت سارے سادہ لوح لوگوں نے پوچھا کہ اہلسنت والجماعت کون ہیں؟ فقیر نے کہا کہ سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی اپنے عیب چھپانے کے لئے یہ نام چوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر تاڑنے والے تو قیامت کی نظر رکھتے ہیں کے مصداق اہل علم و دانش تو بخوبی واقف ہیں کہ

نیا جال لے کر آئے پرانے شکاری

اہلسنت کے عقائد و معمولات کا بخوبی مطالعہ فرمائیں اپنے گرد و پیش کے سادہ لوح احباب کو اہلسنت کے عقائد و معمولات سبقاً یاد کرائیں کسی نام و نہاد اہلسنت والجماعت کے دھوکے میں نہ آئیں۔

تہتر فرقے :۔ دورِ حاضرہ میں ہر آئے دن کوئی نہ کوئی نیا فرقہ وجود میں آجاتا ہے اور اپنے سچے ہونے پر بہتیرے (بہت) ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ ذیل میں فقیر اپنے والدِ گرامی حضور مفسر اعظم پاکستان حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب ''اہلسنت وجماعت کے فضائل'' میں سے چند اکتسابات پیش کرتا ہے تاکہ اصل و نقل میں فرق واضح ہو جائے۔ ملاحظہ فرمائیں

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا حق پر صرف ایک ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي

(سنن الترمذی ، کتاب الایمان عن رسول اللّٰہ الایمان، باب ماجاء فی افتراق ھذہ الامة، جلد ۹، صفحہ ۲۳۵، حدیث ۲۵٦۵)

(مشکاۃ المصابیح ، کتاب الایمان ، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، جلد ۱، صفحہ ۳۷، حدیث ۱۷۱، المکتب الاسلامی بیروت)

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی جن میں سے سوائے ایک کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے؟ تو فرمایا کہ جولوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے۔

فائدہ :۔اِس حدیث شریف میں تہتر فرقوں (۷۳) سے اُصولی گروہ مراد ہے ورنہ اِن کے فروع (شاخوں) کی تعداد تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔مثلاً خود شیعہ رافضی کے فروعی فرقے تقریباً ستر ،اسّی ہیں جن کی تفصیل فقیر کی تصنیف ''آئینہ شیعہ مذہب'' میں دیکھئے اور اس طرح وہابیت کے بھی کئی ٹولے ہیں مثلاً وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، مودودی، تبلیغی وغیرہم۔ تفصیل فقیر کی کتاب ''اِبلیس تا دیوبند'' میں دیکھئے۔

بدلے گا زمانہ لاکھوں مگر؟

''تہتر فرقوں (73)'' میں ''بہتر (72)'' کا جہنمی ہونا لازمی اَمر ہے ورنہ حدیث شریف کا مفہوم معاذ اللہ غلط ثابت ہوگا۔ اور یہ سب کو معلوم ہے دنیا بدل سکتی ہے لیکن فرمانِ نبوی نہیں بدل سکتا۔اسی لئے اِس حدیث شریف کے مطابق ہر فرقہ اپنے لئے مدعی ہے کہ ہم ناجی ہیں باقی سب ناری۔لیکن فقیر اُویسی غفرلہٗ کہتا ہے کہ اِسی حدیث میں ناجی ہونے کا ثبوت موجود ہے۔

(۱) ظاہر ہے کہ جس وقت یہ حدیث شریف سرکارِ مدینہ ﷺ نے بیان فرمائی تو یہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی۔بلکہ آپ کے وصال شریف کے بعد اُمت کا شیرازہ منتشر ہوا ہے اور یہ خبر غیب سے تعلق رکھتی ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کے لئے علمِ غیب کا عقیدہ صرف اور صرف ہم اَہلسنّت کا ہے باقی فرقے اولاً سرے سے اِس حدیث شریف کے منکر ہیں۔جیسے منکرینِ حدیث (چکڑالوی، نیچری، پرویزی، مرزائی) اگر بعض فرقے اِس حدیث شریف کو مانتے ہیں تو ضعیف قرار دے کر ٹھکرادیتے ہیں۔جیسے غیر مقلد، غلام خانی، نیچری، مودودی، ڈالڈے دیوبندی طوعاً کرھاً مانتے ہیں لیکن بحیثیت علمِ غیب نبوی کے نہیں بلکے ویسے ہی۔

(اب اہلسنت والجماعت کا لیبل لگا کر اُمتِ مسلمہ کو دھوکہ دینے والوں سے ہمارا سوال ہے کہ نبی کریم ﷺ کے علم غیب کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ ان کی کتابیں موجود ہیں بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک سب کے سب نبی کریم ﷺ کے لیے علمِ غیب کے نہ صرف منکر ہیں بلکہ علمِ غیب کا عقیدہ رکھنے والوں پر شرک کا فتویٰ دیتے ہیں آپ تجربہ کرلیں

''یہ دعوت عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے''

پھر کس منہ سے وہ اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت لکھواتے ہیں صرف اور صرف سادہ لوح اہلِ ایمان کو دھوکہ دینے کے لئے۔

پہلے عقیدہ پھر اعمال صالحہ :۔(۲) ناجی (جنتی) ہونے کے لئے خود حضور ﷺ نے تعین فرمایا کہ ''مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ'' یعنی ''ناجی وہ فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں''۔تمام گمراہ فرقے کہتے ہیں کہ صرف اعمال مراد ہیں۔اسی لئے وہ خوش ہیں کہ اعمالِ صالحہ پر وہ اسی طرح ہیں جیسے صحابہ کرام ﷺ کا معمول تھا۔بلکہ وہ عوام کو دکھانا چاہتے ہیں کہ اُن کی زندگی صحابہ کرام ﷺ کا عملی نمونہ ہے۔لیکن اِن کا یہ خیال غلط اور بالکل غلط ہے۔اِس لئے کہ صرف اعمالِ صالحہ مُراد ہیں تو پھر منافقین کے بھی صحابہ جیسے اعمالِ صالحہ تھے۔بلکہ ظاہری اعمال اُن سے بڑھ کر تھے۔لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ'' (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۴۵)

''منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے''

ثابت ہوا کہ ''مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ'' سے عقائد مراد ہیں اور اُن کے ساتھ اعمالِ صالحہ ضروری ہیں۔چنانچہ اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ ''تحفۃ الاخوان فی شعب الایمان'' میں دیکھئے۔نبی پاک شہ لولاک ﷺ کے عطا کردہ عقائد جن پر صحابہ کرام ﷺ نے زندگی بسر فرمائی بحمدہٖ تعالیٰ وہ جملہ اہلسنّت کو نصیب ہیں۔اِس کے دلائل فقیر کی تحریر کردہ تفسیر ''تفسیرِ اُویسی'' میں ہیں یا پھر دیکھئے فقیر کی کتاب **''الاصابۃ فی عقائد الصحابۃ''**

فائدہ :۔اِن دونوں دلیلوں سے واضح ہوا کہ ''بہتر فرقوں'' نے لازماً جہنم میں جانا ہے۔لیکن اس کا واضح ثبوت اور یقینی امر اُس وقت ہوگا جب ہم میدانِ حشر میں حاضر ہونگے۔اِس کے باوجود احادیثِ مبارکہ میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے جملہ بدمذاہب کی علامات اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔اِن تمام مذاہب سے شریر ترین فرقہ وہابیہ، دیوبندیہ کا بتایا۔صرف اِسی فرقہ کی علامات اپنی کتاب ''دیوبندی وہابی کی نشانی'' اور ''دیوبندیوں کی فوٹو کاپی'' میں تفصیل سے عرض کردی ہیں۔

اَہلسنّت کی حقانیت کے معیار کی تفصیل :۔نبی پاک ﷺ نے سینکڑوں سال پہلے ''بہتر فرقوں'' کی خبر دی جو آج ہمارے سامنے معجزے کے طور ظاہر پر ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اُن میں سے بہتر فرقے دوزخی ہیں صرف ایک جنتی ہے (اسکی مزید تفصیل کے لئے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب اہلسنت کے فضائل کا مطالعہ کریں)

دعائے مغفرت کی اپیل ہے

☆ بھارت میں اہل سنت کے عظیم عالمِ دین، بحرالعلوم حضرت مفتی محمد عبدالمنان اعظمی شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی کا انتقال ہوا۔

☆ حضور فیضِ ملت کے مخلص ترین ساتھی محترم حاجی عبدالصمد قریشی (بہاولپور) خلیفہ مجاز حضرت قبلہ پیر باروسئیں علیہ الرحمہ

☆ جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور کے بنیادی ممبر محترم ملک محمد اشرف صدر آڑھتیان سبزی منڈی بہاولپور فوت ہوئے۔

☆ جامعہ غوثیہ واحدایہ فیض العلوم میانوالی کے اہم رکن محترم شیخ محمد شفیق اویسی کے والد محترم کا انتقال ہوا۔

☆ محمد سلیمان دلاور کالونی بہاولپور کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا۔

سیرانی مسجد بہاولپور میں مرحومین کے لیے فاتحہ پڑھی گئی قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے (ادارہ)

حضرت قبلہ پیر سید حسین شاہ کے قافلے پر حملہ

سندھ کے عظیم روحانی پیشوا اہل سنت کے معروف عالمِ دین حضرت قبلہ پیر سید غلام حسین شاہ صاحب (درگاہ عالیہ قمبر شریف سندھ) کے قافلے پر حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں آپ کا شہزادہ پوتا شہید ہوا اور 7 عقیدت مند زخمی ہوئے چونکہ وہ اہلِ سنت کے عظیم رہبر ہیں اس لیے الیکٹرانک میڈیا پر کوئی خبر نہیں کوئی واویلا نہیں۔ (سوچئے آخر ایسا کیوں؟)

دعا صحت کی اپیل ہے

نباض قوم سرمایہ اہل سنت پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ مفتی ابوداؤد حاجی صادق صاحب مدظلہٗ (گوجرانوالہ) کی صحت کے ساتھ درازی عمر کی دعا فرمائیں۔ (ادارہ فیض عالم)

کھانے کے آداب

کھانا انسان کی ضرورت ہے۔اس ضرورت کو پورا کرتے وقت اسلامی آداب کیا ہیں اس بارے حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کے مختلف مضامین سے ہم نے اکتساب کیا ہے۔جو قارئین کرام کے نذر ہے۔

کھانے سے پہلے کرنے والے کام:۔کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور اگر اس موقعہ پر وضو کر لیا جائے تو بہت ہی بہتر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

(سنن الترمذی، کتاب الاطعمۃعن رسول اللہ، باب ماجاء فی الوضوء قبل الطعام و بعدہ، جلد ۷ صفحہ ۳۵، حدیث ۱۷۶۹)

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب فی غسل الید قبل الطعام، جلد ۱۰، صفحہ ۲۰۹، حدیث ۳۲۶۹)

(مسند احمد، کتاب باقی مسند الانصار ،باب حدیث سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ، جلد ۴۸، صفحہ ۲۴۰، حدیث ۲۲۶۱۶)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو کرنا کھانے میں برکت کا سبب ہے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد دونوں موقعوں پر وضو کرنا برکت کا سبب ہے۔

یاد رہے کہ کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر تولیہ رومال وغیرہ سے ہرگز صاف نہ کریں۔کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کپڑے وغیرہ سے صاف ضرور کریں۔

میز ،کرسی پر بیٹھ کر کھانا اور ٹیک لگا کر کھانا کیسا ؟:۔آج کل میز کرسی پر بیٹھ کر کھانا تو رواج بن گیا ہے شادی بیاہ ہو یا دعوت وغیرہ ہالوں اور ریسٹورنٹ وغیرہ پر فرشی نشست کا تصور بھی نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ میز کرسی پر بیٹھ کر کھانا یا ٹیک لگا کر کھانا بھی سنت کے خلاف ہے بلکہ سنت طریقہ یہ ہے کہ کھانا دستر خوان پر

بیٹھ کر کھایا جائے تو سنت بھی ہے اور برکت بھی۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب الخبز المرقق والاکل علی الخوان والسفرة، جلد۱۶، صفحہ۴۸۶، حدیث۴۹۶۷)

(سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الاکل علی الخوان والسفرة، جلد۱۰، صفحہ۱۸، حدیث ۳۲۸۳)

یعنی چنانچہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اُونچی چیز پر رکھ کر یا چھوٹے پیالے میں کبھی نہیں کھایا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ''پھر کس چیز پر کھاتے تھے؟ قَالَ عَلَى السُّفَرِ'' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ دستر خوان پر۔

دعوتِ غور وفکر:۔ یہ حدیث لکھ کر حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے اُن نام ونہاد مفتیوں کو جو بات بات پر اہلِ سنت پر بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں کو دعوتِ فکر دیتے ہوئے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس سے بدعت کے مفتی عبرت حاصل کریں کہ ان میں سے اکثر کو میز، کرسی پر کھانا کھاتے دیکھا جاتا ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لَا آكُلُ مُتَّكِئًا'' یعنی میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب الاکل متکئا، جلد۱۷، صفحہ۳، حدیث۴۹۷۹)

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الاکل متکئا، جلد۱۰، صفحہ۲۲۲، حدیث۳۲۷۷)

اگر گھر میں دستر خوان نہ ہو تو چار پائی پر بیٹھ کر کھائیں۔ میز یا کرسی پر کھانے سے حتی الامکان پرہیز کریں گرم کھانا بھی نہ کھائیں بلکہ اس کو ٹھنڈا ہونے دیں۔ حدیث میں ہے کہ

أَبْرِدُوا الطَّعَامَ الْحَارَّ فَإِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَيْرُ ذِي بَرَكَةٍ''

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الاطعمة، جلد ۴، صفحہ۱۳۲، حدیث ۷۱۲۵، دار الکتب العلمیة بیروت)

یعنی گرم کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو بے شک گرم کھانا بے برکتی ہے۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم گرم کھانے کے متعلق فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی اور فرماتے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں

ہوتی۔

کھانا بسم اللہ سے شروع کریں :۔کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف ضرور پڑھنی چاہیے کہ یہ باعثِ صد برکات ہے۔احادیث مبارکہ میں اس کے بے شمار فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب التسمية علی الطعام، جلد۱۰، باب۲۱۹، حدیث ۳۲۷۵)

یعنی جو شخص کھانا کھانے لگے اور خدا کا نام لینا بھول جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ الفاظ کہے بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ

(سنن الترمذی، کتاب الا طعمة عن رسول الله، باب ماجاء فی التسمية علی الطعام، جلد۷، صفحہ ۵۵، حدیث ۱۷۸۱)

یعنی جب کھانا شروع کرنے لگے تو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پہلے پڑھے اور اگر بِسْمِ اللهِ شریف پڑھنا بھول جائے اور دورانِ طعام یاد آئے تو پھر اب یہ الفاظ پڑھ لے بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَه

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللهِ شریف نہ پڑھی جائے تو اُس کا ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما، جلد۱۰، صفحہ ۲۹۲، حدیث ۳۷۶۱)

یعنی جس کھانے پر خدا کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اُس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔

اور کھانا شروع کرتے وقت بِسْمِ اللهِ شریف کے علاوہ ایک اور دعا بھی منقول ہے اور بِسْمِ اللهِ کے ساتھ اس کو بھی پڑھ لیا جائے تو بہت ہی بہتر ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب مایقول اذا اکل طعاما، جلد ۱۱، صفحہ ۳۵۵، حدیث شریف ۳۳۷۷)

یعنی جب تم میں سے کوئی کھانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے "اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِنْہُ"

انتباہ:۔ ہر مسلمان کو بسم اللہ شریف کے ساتھ یہ دعا ضرور بالضرور یاد کر لینی چاہیے تاکہ کھانا بابرکت ہو جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اگر کوئی شخص بغیر بِسْمِ اللّٰہِ کہے کھانا شروع کر دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے اور اُس کو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنے کی تاکید کرتے۔

سنن ابی داؤد شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام، جلد ۱۰، صفحہ ۲۱۸، حدیث ۳۲۷۴)

یعنی کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھانے کے لئے حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی کھانے کو ہاتھ نہ لگاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا فرماتے۔ ایک روز ہم کھانے پر حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا جیسے اُسے کوئی دھکیل رہا ہے پس کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ روک لیا۔

امام ابن الجعد متوفی ۲۳۰ھ اپنی مسند میں حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالکریم بن المخارق سے مروی ہے کہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي عَلَى كُلِّ لُقْمَةٍ۔

(مسند ابن الجعد، محمد بن راشد، حدیث نمبر ۳۴۱۷، مؤسسة نادر، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر لقمہ پر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھتے۔

کھانے کا طریقہ:۔ کھانا کھانے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ یا تو دو زانو بیٹھے یا بدن کے نیچے کے حصے کو زمین پر ٹیک کر دونوں زانو کھڑے کر کے بیٹھے یا پھر ایک زانو بچھا کر اور دوسرا کھڑا کر کے بیٹھے۔ کھانا بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے شروع کرے بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے بڑی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا

(مسلم شریف، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھما، جلد ۱۰، صفحہ ۲۹۶، حدیث ۳۷۶۵)

یعنی تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے ہرگز کھانا نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پانی پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ ہاں پرورش پا رہا تھا کہ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا

وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین، جلد ۱۶، صفحہ ۴۷۰، حدیث ۴۹۵۷)

یعنی (کھانا کھاتے ہوئے) بسم اللہ کہو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

ایک اور روایت میں ہے کہ "کھانا جوتا اُتار کر کھایا کرو" (مشکوٰۃ)

فائدہ:۔ دیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کھانا شروع فرماتے تو پہلا لقمہ لیتے ہوئے "يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ" پڑھتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"إِنَّ لِكُلِّ صَائِمٍ دَعْوَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيَقُلْ عِنْدَ أَوَّلِ لُقْمَةٍ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْلِيْ"

(مسند الشهاب، ان لکل صائم دعوۃ، جلد ۲ صفحہ ۱۲۸، حدیث ۱۰۳۱، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

یعنی بے شک ہر روزہ دار کی (ایک مقبول) دُعا ہوتی ہے پس جب وہ اِفطار کا ارادہ کرے تو پہلے لقمہ پر پڑھے يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْلِيْ (اے بے پناہ مغفرت فرمانے والے میری بخشش فرمادے)

کھانا تین انگلیوں سے کھانا چاہیے:۔ انگوٹھے، شہادت کی اُنگلی اور درمیان کی اُنگلی سے اگر کوئی مجبوری ہو تو دوسری اُنگلیاں بھی کھانا کھاتے وقت استعمال کر سکتا ہے اور کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور کھانے کو اچھی طرح چبا کر کھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے دانت اسی لئے عطا کئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ معدہ کے دانت نہیں ہوتے لہٰذا دانتوں کا کام معدے سے نہ لیں۔

غلط طریقہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی اکل اللحم، جلد۱۰، باب ۲۳۴، حدیث ۳۲۸۵)

یعنی گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ کہ یہ عجمی لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ دانتوں سے نوچ کر اور چبا کر کھاؤ کہ دانتوں سے کھانا لذت بخش اور ہاضم ہے۔

نیز کھانا کھاتے ہوئے پوری توجہ کے ساتھ اس عظیم نعمت کے حصول پر رب کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب حمدالله تعالیٰ بعد الاکل والشرب، جلد ۱۳، صفحہ ۲۷۳، حدیث ۴۹۱۵)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس حال میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے اور اُس پر خدا کی تعریف کرے اور ایک گھونٹ پئے اور اُس پر خدا کی تعریف کرے۔

اور کھانے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اعتدال سے کھانا چاہیے یعنی نہ بہت زیادہ اور نہ کم بلکہ موزوں اور مناسب مقدار سے کھانا کھائیں کیونکہ معتدل غذا سے انسان ہمیشہ تندرست رہتا ہے اور بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

اجتماعی کھانا کھانے کے آداب:۔ اگر کھانا کچھ دوست احباب کے ہمراہ دسترخوان پر کھایا جائے تو اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل تعلیم دی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ الرَّجُلَ يُخْجِلُ جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ

(سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب النهی ان یقام عن الطعام حتی یرفع وان یکف یده حتی، جلد ۱۰، باب ۲۲، حدیث ۳۲۸۶)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دسترخوان پر کھانے کے لئے بیٹھو تو تم میں سے کوئی اُس وقت تک کھانے سے ہاتھ نہ روکے جب تک کہ تمام لوگ فارغ نہ ہو جائیں اگرچہ تمہارا پیٹ بھر گیا ہو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے کھانے میں ساتھ نہ دے سکو تو معذرت کر کے علیحدہ ہو جاؤ کیونکہ تمہارے کھانے کے ہاتھ اُٹھانے کے سبب تمہارا ساتھی بھی شرمندہ ہوتا ہے اور وہ خود بھی کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے اور بہت ممکن ہے کہ وہ ابھی بھوکا ہو۔

اسلامی تعلیمات کی رُو سے مل کر اور اکٹھے کھانا بہت زیادہ برکات کا موجب ہے چنانچہ حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ

(سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب الا جتماع على الطعام، جلد۱۰، صفحه۱۰، حديث ۳۲۷۸)

یعنی سب مل کر کھاؤ علیحدہ علیحدہ نہ کھاؤ کیونکہ جماعت میں برکت ہوتی ہے۔

برکت ہی برکت :۔ ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ایک روز عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کھانا کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی ''جی'' تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ

(سنن ابی داؤد، كتاب الا طعمة، باب فی الاجتماع على الطعام، جلد۱۰، صفحه۲۱۵، حديث۳۲۷۲)

یعنی کھانا اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت دے دی جائیگی۔

ثابت ہوا کہ مل کر اکٹھے کھانا برکتوں اور رحمتوں کا سبب ہے اور اس کی کس قدر برکتیں ہیں اس کا اندازہ اس حدیثِ مبارک سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

فائدہ:۔ حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

(صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب فضيلة المواساة فى الطعام القليل وان طعام الاثنين يكفى، جلد۱۰، صفحه ۳۸۷، حديث ۳۸۳۶)

یعنی کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔

کھانا پسند نہ ہو تو؟ :۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ کھانے کو سونگھنا نہیں چاہئے اور اس پر پھونک نہیں مارنی چاہیے خواہ کھانا گرم ہی کیوں نہ ہو اور اگر کوئی کھانا ناپسند ہو تو اُس کو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہئے۔ اس کو بُرا نہیں کہنا چاہئے یہی حضور ﷺ کی سنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے

مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، جلد ا صفحہ ۳۹۸، حدیث ۳۲۹۹)

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب لا یعیب الطعام، جلد ۱۰، صفحہ ۳۹۷، حدیث ۳۸۴۴)

یعنی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کو عیب نہ لگایا اگر تناول فرمانا پسند فرماتے تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

کھانا کے بعد برتن کو صاف کریں:۔کھانے کے سلسلے میں اسلام کی تعلیم یہ بھی ہے کہ کھانا کھاتے وقت برتن کو صاف کرو۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع والقصعة واکل اللقمة الساقطة، جلد ۱۰، صفحہ ۳۲۸، حدیث ۳۷۹۲)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلیوں کو چاٹنے اور پیالے صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ برکت کس لقمہ میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع والقصعة واکل اللقمة الساقطة، جلد ۱۰، صفحہ ۳۳۱، حدیث ۳۷۹۵)

یعنی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی مبارک اُنگلیوں کو تین مرتبہ چاٹ لیتے۔ انہی سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کے کھانے کا لقمہ گر جائے تو وہ اُس سے ایذاء دینے والی چیز (یعنی، گرد وغیرہ) دور کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔ اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پیالوں کو اُنگلیوں سے چاٹ لیا کریں۔ فرمایا، بے شک تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

کھانا کھانے کے بعد؟:۔جب کھانے سے فارغ ہوں تو اپنی اُنگلیوں کو چاٹ لینا چاہئے۔ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ کھانا تین اُنگلیوں سے کھانا چاہئے لہٰذا کھانے کے بعد پہلے درمیان والی اُنگلی پھر شہادت کی اُنگلی اور پھر انگوٹھے

کو چاٹنا چاہیئے تو حضور ﷺ کا عمل مبارک بھی ایسا ہی تھا۔

حدیث شریف میں ہے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں
رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ بِأَصَابِعِہٖ الثَّلاثُ الْإِبْھَامِ، وَالَّتِیْ تَلِیْھَا، وَالْوُسْطیٰ، وَرَأَیْتُہٗ یَلْعَقُ أَصَابِعَہٗ قَبْلَ أَنْ یَّمْسَحْھَا"۔
یعنی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین اُنگلیوں سے کھانا تناول فرماتے دیکھا انگوٹھے مبارک سے اور وہ انگشت شریف جو مقدس انگوٹھے سے ملی ہے اور درمیانی انگشتِ مبارک سے اور میں نے آپ کو انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا ہے قبل اس کے کہ آپ انہیں پونچھتے۔

فائدہ:۔اس حدیث کو امام محی السنہ امام بغوی (متوفی ۵۱۰ھ) اپنی کتاب "الانوار فی شمائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم" میں حدیث نمبر ۹۳۷ پر نقل فرمایا۔

کھانے کے بعد کی دعا :۔حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْن

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب مایقال اذا فرغ من الطعام، جلد ۱۰، صفحہ ۵، حدیث ۳۲۸۴)

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں۔اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ (نبوی لیل ونہار)
ان دعاؤں کے علاوہ احادیثِ مبارکہ میں مختلف الفاظ منقول ہیں ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان دعاؤں کو یاد کرے اور اپنی زندگی کا معمول بنائے۔کھانے پینے کے آداب میں سے چیدہ چیدہ فقیر نے عرض کر دیئے ہیں۔

طالب دعا محمد فیاض احمد اویسی

حضور فیض ملت بحیثیت مناظر اسلام

محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدیر ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور

مناظرِ اسلام حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی بیباکانہ حق گوئی و جرأت مندانہ اقدام کا شہرہ دور دور تک جا پہنچا اب صورت حال یہ ہوئی کہ جہاں کہیں کوئی بدمذہب اہلِ حق کو پریشان کرتا تو وہاں کے اہلِ حق حق کی سربلندی و سرفرازی کے لئے حضور فیض ملت کو بلاتے سندھ میں پیغامِ حق کے پرچار کے لئے آپ شہروں اور گوٹھوں میں پہنچے۔ سندھ کے چند ایک مناظروں کا ذکر ہم اپنے مضمون میں کر رہے ہیں یاد رہے کہ ان مناظروں کی تفصیلات ہمیں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی ذاتی تحریروں سے میسر آئیں۔

گڑھی خیرو سندھ

اس شہر میں حضرت مولانا علامہ محمد شفیع صاحب کا بہت بڑا ادارہ (فیض العلوم) کے نام سے موجود ہے مولانا کے علمی و عملی اثرات شہر کے گردونواح میں دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں کوئی بدمذہب اس علاقہ میں مذہبی منافرت (باہمی نفرت) پھیلانے کے لیے تقریر کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ شہر کے جنوب میں چند میلوں کے فاصلہ پر ایک زمیندار لاشعوری میں دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ شاہ کو جلسہ میں تقریر کی دعوت دے آیا تاریخ مقررہ سے ایک دن قبل علامہ محمد شفیع صاحب نے اپنے شاگردِ خاص مولانا فضل محمد صاحب (جو کہ فقیر کے شاگرد بھی ہیں) کو بھیجا کہ عبداللہ شاہ ہمارے علاقہ میں آ رہا ہے لہٰذا آپ (اُویسی صاحب) ضرور تشریف لائیں فقیر نے کتابیں اُٹھائیں اور چل پڑا جونہی ہم گڑھی خیرو پہنچے تو ہم نے صاحبِ جلسہ کو اطلاع دی کہ عبداللہ شاہ سے ہم مذہبی گفتگو کریں گے مناظرہ کی صورت ہو یا نجی گفتگو۔ مولانا محمد شفیع صاحب نے پیرِ طریقت حضرت پیر عبدالحلیم صاحب شہداد کوٹ (سندھ) کے صاحبزادہ پیر نصیر الدین صاحب کو بھی بلوا بھیجا کیونکہ علاقہ میں اُنکے مریدین کی کثرت ہے۔ جلسہ رات کو ہونا تھا ہم بعد نمازِ عصر مقامِ جلسہ میں پہنچے صاحبِ جلسہ کو کہا کہ عبداللہ شاہ کو گفتگو کے لئے تیار کرے۔ عبداللہ شاہ فقیر (علامہ اُویسی صاحب) کا نام سن کر بوکھلا گیا صاحبِ جلسہ سے کہا کہ مجھے آپ نے تقریر کی دعوت دی ہے میں مناظرہ کی کتابیں نہیں لایا۔ فقیر (علامہ اُویسی صاحب) کو اس کی معذرت سنائی گئی تو آپ نے فرمایا میں مناظرہ کی کتابیں لے آیا ہوں تم حوالہ دو گے تو کتابیں مع حوالہ فقیر پیش کریگا عبداللہ شاہ نے کہا کہ میری

کتابوں پر نشانات لگے ہوتے ہیں اسی لئے میں اپنی کتابوں کے بغیر مناظرہ نہیں کر سکتا۔ اس کی ٹال مٹول سنتے سنتے عشاء کا وقت ہو گیا۔ بعد نمازِ عشاء فقیر (علامہ اُویسی صاحب) نے صاحبِ جلسہ کو کہلا بھیجا کہ عبداللہ شاہ کو میدان میں لایئے ورنہ ہم اس کی تقریر نہیں ہونے دیں گے۔ صاحبِ جلسہ نے کہا کہ عبداللہ شاہ میدان میں آنے کو تیار نہیں۔ فقیر (علامہ اُویسی صاحب) نے کہا اگر وہ یہاں میدان میں نہیں آتا تو ہم تمہارے ہاں آرہے ہیں صاحبِ جلسہ نے کہا کھانا کھالیں پھر جو صورت ہوگی کاروائی کریں گے فقیر (علامہ اُویسی صاحب) نے کہا کہ جب تک عبداللہ شاہ مناظرہ نہیں کریگا یا پھر اس علاقہ سے چلا نہ جائے تب تک ہم تمہارا کھانا نہیں کھائینگے اُس نے کہا میں اسے گھر سے تو نہیں نکال سکتا۔ فقیر (علامہ اُویسی صاحب) نے جلسہ گاہ میں تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا اور فقیر نے کہا ہم اسے نہیں چھوڑیں گے رات کافی دیر تک تقاریر ہوتی رہیں صاحبِ جلسہ نے بہت منت سماجت کی جلسہ اختتام پذیر ہو رہا ہے بعد فراغت میرا کھانا کھائیں فقیر نے کہا تیرے گھر کا کھانا ہمارے لئے حرام ہے جب تک عبداللہ شاہ کو گھر سے نہ نکالو گے یا اُسے میدان میں لاؤ اسی کشمکش میں رات کو دو بج گئے۔ (تحریر حضور فیضِ ملت)

دور رس نتائج :۔ یہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی غیرت ایمانی تھی کہ صاحبزادہ نصیر الدین صاحب نے دیکھا کہ آپ کے اخلاص کے نتیجے میں کہ جہاں آپ نے کھانا نہیں کھایا تو شرکائے جلسہ بھی کھانے سے باز رہے۔ اُنہوں نے اپنے مریدین کو لنگر تیار کرنے کا حکم فرمایا لنگر تیار ہوتے ہوتے صبح ہو گئی۔ یہ محض اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا تھی کہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ خود بھی اور شرکائے جلسہ بھی رات بھر بھوکے رہے لیکن بدمذہب کا کھانا نہیں کھایا۔ بعد نماز فجر سب نے کھانا کھایا اور گڑھی خیرو آ گئے۔

بھینسیں مرگئیں :۔ صبح سورج طلوع ہوتے ہی صاحبِ جلسہ روتا ہوا آیا اور کہا کہ میری بھینسیں مر گئی ہیں آپ لوگوں کی میں نے عزت نہیں کی مجھے اس کی سزا ملی ہے۔ عبداللہ شاہ کو میں نے گھر سے بھگا دیا ہے۔ اب آپ حضرات ہمارے گوٹھ واپس چلیں اور میرے لئے دعا کریں تا کہ کہیں کسی اور مصیبت میں نہ پھنس جاؤں حضور فیض ملت نے اُسے تسلی دی، دعائیں دیں اور اُس سے عہد لیا کہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہیں کریگا۔

حضور فیض ملت کا جرأت مندانہ اقدام اہلسنت کے کام آگیا :۔ الحمد للہ حضور فیض ملت کی یہ محنت اہل سنت کے کام آئی کہ علاقہ بھر کے سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو گیا۔

علاقہ کے لوگ مبارک باد دینے آئے :۔ گڑھی خیرو کے اہل سنت جوق در جوق علامہ اُویسی صاحب، علامہ محمد شفیع صاحب اور صاحبزادہ نصیر الدین صاحب کو مبارک باد دینے آنے لگے اور اس کا خوب چرچا ہوا۔

الحمدللہ علی ذلک۔

مولانا صالح محمد بھٹو صاحب کی بستی میں مناظرہ :۔شہر لاڑکانہ میں مولانا صالح محمد بھٹو صاحب کا بہت بڑا ادارہ تھا اہل سنت کے ممتاز علماء کرام میں آپ کا شمار تھا آپ نے کافی علماء تیار کئے۔ آپکا آبائی گھر لاڑکانہ کے مضافات میں تھا وہاں چند گھر دیوبندیوں کے تھے وہ مولانا موصوف کو بہت ستاتے تھے ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ ہم اپنا عالم بلاتے ہیں آپ بھی کسی عالم کو بلالیں مناظرہ پر بات طے ہو جائے تا کہ آئے دن کا جھگڑا ختم ہو سکے۔ مولانا نے تاریخ مقرر کر کے اپنا ایک شاگرد حضور فیضِ ملت علامہ اُویسی صاحب کے پاس بہاولپور بھیج دیا۔ آپ کتابیں لیکر مولانا کے گوٹھ میں پہنچے تو دیوبندیوں کا مولوی عبداللہ شاہ حضور فیض ملت علامہ اُویسی صاحب کا نام سنتے ہی رفو چکر ہو گیا۔ علامہ اُویسی صاحب نے جلسہ کا اعلان کر کے بستی والوں کو بلایا اور ڈیڑھ گھنٹہ دیوبندیوں کے عقائد و مسائل سمجھائے اور ساتھ ہی اُن کے ہر عقیدہ کا حوالہ اُنکی کتابوں سے پڑھ کر دیکھایا۔ فراغت کے بعد دیوبندیوں کے چند پڑھے لکھے آدمی علامہ اُویسی صاحب سے کتابوں کے حوالے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حیران ہو گئے۔ حضور فیض ملت نے اُنہیں دعوتِ توبہ دی۔ اُن میں ضدی قسم کے لوگ تو چلے گئے لیکن چند سمجھداروں نے توبہ کا اعلان کیا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ نہ صرف مولانا صالح محمد صاحب کی بستی میں امن ہو گیا بلکہ دور دور تک لوگوں میں دیوبندیوں کی بدمذہبی آشکار ہو گئی۔ اکثر لوگ اُن عقائدِ باطلہ کو سنکر تائب ہوئے۔

عبداللہ شاہ کے اچھوتے ہتھکنڈے :۔عبداللہ شاہ کا لاڑکانہ میں کوئی افسر شناسا تھا اُس کے ذریعے علامہ اُویسی صاحب کے لئے ضلع لاڑکانہ میں تقاریر پر پابندی لگا دی۔ چنانچہ کئی سال علامہ اویسی صاحب کا ضلع لاڑکانہ میں داخلہ بند رہا۔ حضرت ڈاکٹر صدیقی صاحب نے اپنے اثر و رسوخ سے یہ پابندی ہٹوائی۔ لیکن الحمدللہ اس پروگرام کا یہ اثر ہوا کہ مولانا صالح محمد بھٹو کا علاقہ دیوبندیوں کی شرارتوں سے محفوظ ہو گیا۔

چیلنج مناظرہ شہر سکھر :۔سکھر کے دیوبندیوں نے اہل سنت کو مناظرہ کا چیلنج کیا اور عبداللہ شاہ کو مناظرہ کرنے کا کہا تو اُس نے جواب دیا مناظر پنجاب سے نہ آئے بلکہ کوئی سندھی مولوی ہو تو مناظرہ کرونگا اسکا گویا اشارہ تھا کہ حضور فیض ملت علامہ اُویسی صاحب کو نہ بلایا جائے چونکہ حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب سکندری علامہ اُویسی صاحب کے اکثر مناظرہ جات سندھ میں معاونِ مناظرہ رہے اسی لئے عبداللہ شاہ کو کہلوا بھیجا کہ فقیر تمہارے ساتھ مناظرہ کے لئے تیار ہے۔ تاریخ مقرر کرو انشاءاللہ جناب کو چنے چبوادونگا۔ عبداللہ شاہ پھر بھی مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوا۔

حضور فیض ملت کا نام کافی ھے :۔چند سال قبل فقیر کوسی بلوچستان کے مولانا غلام فاروق

القادری، مولانا محمد اکرم رضوی، مولانا علی نواز قادری، قاری غلام شبیر قادری وغیرہم نے اپنے ہاں تقریبات میں خطابات کے لئے مدعو کیا ایک رات ہم نے مولانا عبدالوہاب کے ہاں بھاگ ناڑی میں تقریر کے لئے جانا تھا جلسہ سے ایک دن قبل مولانا عبدالوہاب اپنے چند احباب کو لے کر حاجی شہر آئے اور آکر کہا میں آپ (فقیر محمد فیاض احمد اُویسی) کو لینے آیا ہوں فقیر نے کہا کہ آپ کے ہاں تو ہم نے کل بعد نمازِ عشاء تقریر کرنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں ہاں کل ہی آپ کا بیان ہوگا آج تاکید کے لیے آیا ہوں اور کل آپ کو ساتھ لیکر جاؤں گا فقیر نے کہا حضرت خیریت تو ہے؟ آپ اتنے متفکر کیوں ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ گذشتہ رات دیوبندیوں کے ہاں مولوی عبداللہ شاہ آیا اور دورانِ تقریر اس نے سر پر قرآن اُٹھا کر کہا کہ معاذ اللہ حضور نبی کریم ﷺ کو علمِ غیب حاصل نہیں ہے اگر کوئی سنی عالم نبی کریم ﷺ کے لیے علم غیب اور آپ ﷺ کا نور ہونا ثابت کردے تو میں اُس کے ساتھ مناظرہ کے لئے تیار ہوں وہ رات گئے تک مناظرہ مناظرہ کی گردان کرتا رہا۔ ہمارے احباب اہل سنت نے اُسے کہا کہ کل پنجاب سے ہمارے علماء کرام آرہے ہیں آپ مناظرہ کا شوق پورا کرلیں تاکہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوجائے اُس نے جلسہ میں مناظرہ کی حامی بھرلی۔ اس لیے میں آپ کو لینے آیا ہوں ممکن آپ جلسہ سمجھ کر کسی اور مقرر کو بھیج دیں اور خود واپس پنجاب چلے جائیں ہمارے ہاں جلسہ بھی ہے اور مناظرہ کا بھی قوی امکان ہے۔ فقیر نے کہا پہلے تو ہم واپس جانے کا سوچ رہے تھے لیکن اب ہم ضرور چلیں گے آپ اپنے ساتھیوں کو بھیج دیں شہر بھر میں ہماری آمد کے خوب اعلانات کرائیں۔ بھاگ ناڑی کے احباب نے بتایا کہ جب عبداللہ شاہ کو میرا تعارف میرے والدِ گرامی حضور فیض ملت مناظرِ اسلام (علامہ محمد فیض احمد اُویسی) نور اللہ مرقدہٗ کے حوالے سے کرایا گیا کہ اُن کے صاحبزادے ہیں تو پھر اُس کی حالت حالتِ دیدنہ تھی۔ جب ہم ظہر کے وقت بھاگ ناڑی شہر میں پہنچے تو اطلاع ملی عبداللہ شاہ وہاں سے بھاگ چکا ہے بعد نمازِ عشاء حق کا خوب بول بالا ہوا فقیر نے نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ اور علمِ غیب رسول ﷺ پر قریباً دو گھنٹے بیان کیا اجتماع گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی شہر اور مضافات سے لوگ قافلوں کی صورت میں آئے اس لیے کہ مناظرہ ہوگا مگر بدمذاہب کی شکست کے لیے حضور فیض ملت کا نام ہی کافی ہوا کہ باطل کو حق کے سامنے ٹھہرنے کی جرأت نہ ہوئی رات گئے تک بھاگ شہر کے بھاگ جاگے رہے نعرہائے تکبیر ورسالت (اللہ اکبر یارسول اللہ ﷺ) سے پورا شہر گونجتا رہا فضائل و کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ سنکر کئی دل روشن ہوئے کہیں رات ایک بجے کے قریب صلوٰۃ وسلام پر جلسے کا اختتام ہوا مزید تفصیلات جاننے کے لیے مولانا محمد فاروق القادری خطیب جامع غوثیہ حاجی شہر ضلع کچھی بلوچستان سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

شہر دادو سندھ میں مناظرہ کا چیلنج مگر؟:۔ یہاں شیعہ فرقہ کے چند شرپسند افراد نے اہل سنت کو تنگ کر رکھا تھا چنانچہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے اُنہیں فرمایا کہ میں علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب کو بہاولپور

سے بلاتا ہوں جس مولوی شیعہ مناظر کو بلانا ہو بلوالیں وہ تاریخ متعینہ (۵ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ) حضور فیض ملت کے پاس بہاولپور حاضر ہوئے ۔ آپ کتابیں لیکر موقعہ پر پہنچے لیکن شیعوں کا کوئی مناظر میدان میں نہ آیا۔ چنانچہ رات کو (بڑے میدان میں) شیعہ آبادی کے وسط میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے دو گھنٹے تقریر فرمائی اُس میں واضح فرمایا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا لاریب کلام ہے جو ہمارے آقا کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ روح الامین نازل ہوا مگر شیعہ اس مقدس کتاب پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں آپ نے اُن کے بے تکے اعتراضات کے جوابات بھی بیان فرمائے یہ تقریر بعنوان ''غضب الدیان علیٰ منکر القرآن'' ''المعروف شیعہ قرآن کو نہیں مانتے'' کو مولانا محمد ایوب نے تحریر کیا۔ جسے مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا۔

شیعوں کی شرارت :۔ صبح کو شیعوں نے ڈی، سی (دادو) کو حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی گرفتاری کی درخواست دے دی۔ ڈی، سی نے کہا کہ ہم بلا جرم گرفتار نہیں کر سکتے ۔ چنانچہ جلسہ کی کامیابی کا یہ اثر ہوا کہ نہ صرف شہر دادو بلکہ ضلع دادو کے گردونواح میں شیعہ مذہب سے نفرت کی داستانیں سننے میں آئیں۔ اسکے بعد پھر مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے محرم الحرام کے مہینے میں حضور فیض ملت علامہ اُویسی صاحب کو جلسہ کی دعوت دیدی۔ آپ متعینہ تاریخ کو جلسہ کے لئے تیار تھے لیکن آپ کو مولانا عبدالغفور خان بلوچ مرحوم (دلی کبیر خان علاقہ جن پور ضلع رحیم یار خان) کے ہاں تقریب میں جاتے ہوئے سواری سے گرنے پر ہاتھ پر چوٹیں آئیں۔ آپ سفر کے قابل نہ رہے اُدھر دادو سندھ سے آدمی نے بہاولپور آ کر اطلاع دی کہ حضور فیض ملت علامہ اُویسی صاحب سفر کے دوران حفاظتی انتظام کر کے آئیں۔ شیعوں نے اُن کو شہید کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے لیکن تقدیر نے دادو پہنچنے سے پہلے ہی انتظام کر لیا شیعوں سے اور تو کچھ نہ ہو سکا علامہ اُویسی صاحب کے ضلع دادو میں داخلہ بند کرا دیا۔ کئی سال تک آپ ضلع دادو سندھ نہ جاسکے بعد ازاں احباب کی کوشش سے یہ پابندی اٹھوائی گئی۔

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں
بڑی گیارویں شریف کی تقریب

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدۂ نے بہاولپور میں جب جامعہ اویسیہ رضویہ کی بنیاد رکھی تو تقریبات میں بڑی گیارویں شریف نہایت اہمیت کے ساتھ منائی جاتی ہے امسال ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ 15 مارچ 2013ء جمعۃ المبارک حضور فیض ملت نوراللہ مرقدۂ کے مزار پرانوار جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں بڑی گیارویں شریف کی تقریب مذہبی عقیدت واحترام سے منائی گئی۔ بعد نماز عصر جامعہ ہذا کے تمام کلاسوں کے طلباء مدرسین اور قرب وجوار سے آئے ہوئے احباب نے ختم قرآن شریف کی سعادت حاصل کی اور ختم قادریہ کا ورد کیا گیا۔ سیرانی مسجد اور جامعہ اویسیہ کے ہال بندگان خدا سے کھچا کھچ پر تھے کہ بعد نماز عشاء تقریب سعید کے آغاز تلاوت کلام مجید سے نعت شریف کے بعد اہل سنت کے فاضل عالم دین خطیب علامہ محمد اقبال اظہری ایم، اے (شجاع آباد) جامعہ ہذا کے فاضل خطیب شہیر مولانا قاری ظہور احمد قادری خطیب میلسی نے نہایت مدلل ومحقق خطابات فرمائے آج کی تقریب مہمان گرامی محترم سہیل حبیب تاجک DPO بہاولپور تھے مگر انہیں کسی ایمرجنسی کی وجہ سے اپنے گھر جانا پڑا وہ جمعۃ المبارک کے اجتماع میں حاضر ہوئے اور رات کی نشست میں نہ آنے کی معذرت کی جبکہ ملک کے معروف ثناء خواں محترم الحاج محمد یوسف میمن صاحب (کراچی) نے وجدانی کیفیت میں گلہائے عقیدت بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور سرکار سیدنا غوث الاعظم شہنشاہ بغداد کی بارگاہ میں منقبت پیش کی آخر میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام کے بعد ملک وملت کی سلامتی کے لئے دعا ہوئی۔

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کی ذیلی شاخ جامعہ فیض مدینہ ٹیل والا روڈ یزمان میں 9 مارچ 2013ء ہفتہ بعد نماز مغرب شہنشاہ بغداد سید الاولیاء حضور سیدنا الشیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے عرس مبارک (بڑی گیارویں شریف) کے موقعہ پر عظیم الشان ''تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس'' کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ جامعہ ہذا کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے اور جامعہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا جامعہ فیض مدینہ جو تقریباً 14 کنال رقبہ پر مشتمل ہے۔ وسیع وعریض جامع مسجد فیض مدینہ جس کی دو منزلیں مکمل آپ دیکھ رہے ہیں اس میں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے فائبر گلاس کا خوبصورت گنبد ملتان میں تیار ہو رہا ہے۔ مسجد شریف میں جمعۃ المبارک کا آغاز مورخہ ۲۳ نومبر ۲۰۱۲ء سے ہو چکا ہے۔ تقریب سے حضور فیض ملت کے خلیفہ مجاز مبلغ یورپ علامہ مفتی پیر سید محمد عارف شاہ (مانسہرہ) نے سورۃ یوسف شریف کی چند آیات کی تفسیر بیان کر کے علم حضرت یعقوب علیہ السلام اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے خوب دلائل دیئے۔ جبکہ تحفظ ناموس رسالت کی عملی تحریک کاروان رسول کے بانی حضرت پیر طریقت سید ظہیر الحسن بخاری زیب آستانہ عالیہ حضرت پیر سید اصغر علی شاہ صاحب چشت نگر شیخوپورہ نے اپنے خطاب میں تحریک ناموس رسالت کے حوالے پر مغز گفتگو فرمائی۔ (حاجی محمد ارشد مہتمم ادارہ ہذا)